مینجمنٹ تعلیم

جناب وزیر اعظم صاحب

15اکتوبر،2007

پچھلے 6 برسوں میں مینجمنٹ کی تعلیم میں زبردست فروغ ہوا ہے اور مینجمنٹ کے گریجویٹ اور پوسٹ گریجویٹ کورس فراہم کرنے والے اداروں کی تعداد 1700 سے تجاوز کرگئی ہے- ان میں سے ایک ہزار سے زیادہ 2000 کے بعد قائم ہوئے ہیں- یہ ایسے اداروں کے بانیوں کے تجارتی اقدام کی وجہ سے ممکن ہوسکا ہے جنھوں نے مینجمنٹ کے گریجوٹ افراد کی مانگ میں اضافے کا فائدہ اٹھانے کے لیے ایسا کیا اور اس طرح مینجمنٹ کی تعلیم کو فروغ حاصل ہوا- بدقسمتی سے اس سے استحصالی اور تجار تی ماحول کو تقویت ملی جس میں معیار سے سمجھوتہ کیا جانے لگا- تحقیق، تعلیم یافتہ اساتذہ اور کورس کی مناسبت کی بجائے صرف عمارتی بنیادی ڈھانچے پر ریگولیٹر کی توجہ سے سپلائی اور مانگ میں عدم توازن پیدا ہوا ہے-

قومی علمی کمیشن نے مشاورتی عمل کے طور پر تعلیم اور صنعت کے ماہرین پر مشتمل اور جناب پی ایم سنہا کی صدارت میں ایک ورکنگ گروپ تشکیل دیا- گروپ کے ارکارن کے ناموں کی فہرست اس مراسلے کے ضمیمہ میں دی گئی ہے- ورکنگ گروپ کی معلومات اور متعلقہ حصے داروں سے صلاح و مشورے کے بعد قومی علمی کمیشن مندرجہ ذیل اقدامات تجویز کرتا ہے-

1. نیا ریگولیٹری ڈھانچہ:

اس زمرے میں قومی علمی کمیشن، اے آئی سی ٹی ای کے ذریعہ پرانے طریقے کے موجودہ کنٹرول نظام کی بجائے اچھی حکمرانی کی وکالت کرتا ہے- موجودہ ریگولیٹری نظام اداروں کو فروغ دینے کی بجائے تادیبی کارروائی پر توجہ مرکوز رکھتا ہے- قومی علمی کمیشن کی تجویز ہے کہ اعلی تعلیم کی خود مختار ریگولیٹری اتھارٹی کے تحت مینجمنٹ کی تعلیم کے لیے ایک خودمختار قائمہ کمیٹی تشکیل دی جائے- اس کا اہم کام یہ ہوگا کہ وہ ڈپلومہ/ڈگری کے لیے لائسنس کی منظوری کے وقت اس پر بھرپور توجہ دے- ایسا کرتے وقت یہ مقررہ معیار کے تحت مجوزہ ادارے کی طرف سے داخل کردہ معلوما ت کی بنیاد پر اس ادارے کے تعلیمی معیار اور مالی اہلیت کا جائزہ لےگی- یہ کمیٹی سرکاری اور پرائیوٹ اداروں کے لیے بھی وہی یکساں ضابطے استعمال کرے گی جو یہ ملکی اور غیر ملکی اداروں کی جانچ کے لیے کرے گی- اس کے علاو یہ الحاق کی دیکھ بھال کے لیے ایجنسیوں کو لائسنس بھی دے گی- قائمہ کمیٹی کی دیگر ذمہ داریوں میں مینجمنٹ کے تعلیمی اداروں (ایم ای ای) کے بارے میں معلومات یکجا کرنا اور اسے بہم پہچانا[1]، معلومات کا ایک ایکسچینج قائم کرنا، انتظامی افرادی قوت کی مانگ کے بارے میں پیش گوئی کرنا اور کم خرچ ای-مونیٹرنگ نظام تیار کرنا اور اسے برقرار رکھنا شامل ہے-

2. اداروں کی درجہ بندی:

قائمہ کمیٹی درجہ بندی کے ضابطے تیار کرے گی درجہ بندی کرنے والی آزاد ایجنسیوں کو نامزد کرے گی تاکہ وہ ایم ای ای کا تجزیہ اور درجہ بندی کریں- پرائیویٹ ایم ای ای کی تعداد میں بے تحاشہ اضافہ کی وجہ سے ایک قابل بھروسے درجہ بندی نظام کی ضرورت ہے تاکہ مارکیٹ کے بہتر طور پر کام کرنے میں مدد مل سکے، طلبا اور مالکان مختلف ایم ای ای کے درمیان فرق کو سمجھ سکیں- اس لیے دو مرحلے والے درجہ بندی نظام کی سفارش کی جاتی ہے- پہلے مرحلے میں ایم ای ای کے ذریعہ طلبا کو داخلہ دینے سے پہلے بنیادی ڈھانچے سے متعلق درجہ بندی لازمی قرار دی جائے- دوسرا مرحلہ معیار کی درجہ بندی (داخلے کا عمل، تدریس، تحقیق اور اشاعت) پر منحصر ہوگا جو ہر تین سال کے بعد کی جائے گی تاکہ جوابدہی کو یقینی بنایا جاسکے- ان تمام اقدامات کی درجہ بندی کے لیے ماہرین کے ساتھ صلاح و مشورے کے بعد ضابطے مقرر کیے جانے چاہیں- سی آرآئی ایس آئی ایل اورآئی سے آر اے سے اس بارے میں مشورہ کیا گیا تھا وہ قومی علمی کمیشن کی درجہ بندی کا کام کرنے کےلیے رضامند ہیں- قائمہ کمیٹی کو چاہیے کہ وہ درجہ بندی کرنے والی ایجنسیوں اور ایم ای ای کے درمیان نقطہ نظر پر تنازعہ کو حل کرنے کے لیے منصفانہ اور شفاف نظام قائم کرے

[1] مینجمنٹ کی تعلیم دینے والے کئی اقسام کے اداروں کے پیش نظر، تمام قسم کے اداروں کے لیے ایم ای ای استعمال کیا گیا ہے جس میں ادارے، محکمے، الحاق شدہ اور خود مختار کالج، ڈیمڈ یونیورسٹیوں کے محکمے، پرائیوٹ بزنس اسکول وغیرہ شامل ہیں-

3. ایکریڈیٹیشن:
ان مینجمنٹ کی تعلیم دینے والے اداروں(ایم ای ای) کے لیے جو درجہ بندی سے باہر رہنا چاہتے ہیں، قائمہ کمیٹی کو تعلیم اور صنعت کے ماہرین کے ساتھ صلاح مشورہ کرکے کسی ایم ای ای کو تسلیم شدہ قرار دینے یعنی ایکریڈیٹیشن کا عمل اور معیار مقرر کرنا چاہیے- ایم ای ای کے معیار کو معیاری سطح پر قائم رکھنے کے لیے اس پر نظر رکھنا اس عمل کا حصہ ہونا چاہیے- چننده بین الاقوامی ایکریڈیٹیشن کو بھی منظوری دی جاسکتی ہے- ایم ای ای کی بہترین کارکردگی کے لیے ہمت افزائی کی خاطر بین الاقوامی معیارات جیسے آئی ایس او 9001 کی طرح ایکریڈیٹیشن کو برانڈ دیے جانے پر غور کیا جاسکتا ہے-

4. بہتر رسائی:
مثبت طریقہ کار کے ساتھ ساتھ، جو پہلے ہی شروع کیا جاچکا ہے، ہم کام کے تجربے اور تعلیمی قرضوں کی بنیاد کو بہتر بنانے کی تجویز پیش کرتے ہیں- قومی علمی کمیشن کا خیال ہے کہ دورخی طریقہ کار اختیار کرنے سے مینجمنٹ کی تعلیم طلبا کی وسیع ترتعداد کوبہم پہنچا ئی جاسکتی ہے- اس سے خواہشمند طلبا میں انگریزی کی صلاحیت میں کمی کی وجہ سے ہونے والی خامیوں کو دور کرنے میں مدد ملے گی- دوسری تجویز ہے کہ بینکوں کے ذریعہ تعلیمی قرضوں کی آسان رسائی کو یقینی بنانے کے لیے اقدامات کیے جائیں- اگر متعلقہ ایم ای ای اور ملازم رکھنے والی پہلی کمپنی تعاون کریں تو قرض کی ادائیگی کی تشویش کو دور کیا جاسکتا ہے- ایم ای ای کو چاہیے کہ وہ سماجی طور پر پسمانده طلبا کو وضائف کی پیشکش کریں-

5. سماجی پہلو:
مینجمنٹ کے دائرے کو بڑھانے اور اسکو زیادہ مو زوں‌بنانے کی اشد ضرورت ہے-

- نصاب میں ہندوستان کی مخصوص کیس اسٹڈیز کو شامل کرکے جس میں ہماری کثیر جہتی کی جھلک اور روایتی علم و دانش کی شمولیت سے جوہمارے منفرد سماجی وثقافتی حالات کا حصہ ہیں کے ذریعہ مینجمنٹ کی تعلیم کو حساس بنایا جانا چاہیے-
- مینجمنٹ کو علم و دانش کے دوسرے ذرائع سے مربوط کیا جائے اور مینجمنٹ اور مضامین میں تحقیق کے لیے مالی تعاون کیا جائے- عالم گیریت کے ساتھ مینجمنٹ کی تعلیم میں وسیع دائرے کو اختیار کرنے اور سماج پر مجموعی اثرات کو سمجھنے کی ضرورت میں اضافہ ہواہے- اس لیے یونیورسٹیوں کے مینجمنٹ ڈپارٹمنٹ کو دیگر شعبوں سے علم کے دیگر ذرائع حاصل کرنے چاہیں-
- ایم ای ای کی ہمت افزائی کی جائے کہ وہ سرکاری عہدیداروں، غیر سرکاری تنظیموں اور دفاعی عملے کے افراد کے لیے ایگیزیٹیکو پروگرام تیار کریں اور انھیں شامل کریں- سرکاری عہدیداروں کے لیے مختصر وقت کے کورس انھیں اقتصادی مینجروں کے فرایض ادا کرنے میں مفید ثابت ہوں گے-
- مینجمنٹ کے گریجویٹ کی بڑھتی ہوئی مانگ کو پورا کرنے کے لیے مینجمنٹ اور بزنس ایڈمنسٹریشن میں موجود بیچلر ڈگریوں کی تجدید کی جانی چاہیے- اداروں میں لازمی اپرینٹس شپ اور کم مینجمنٹ والے شعبوں کے مطالعہ کو پروگرام کا ایک حصہ بنانا چاہیے- نصابی کتابوں کی پڑھائی کا موجوده طریقہ کار طلبا کو مینجمنٹ کی جونیر سطح کے لیے تیار کرنے کے لیے کافی نہیں ہے
- فاصلاتی تعلیم کے طریقہ کار میں بھی وسیع مواقع موجود ہیں- اس لیے ہمیں ضرورت ہے کہ آن لائن مینجمنٹ کے پروگراموں سے پورا فیض اٹھائیں تاکہ مانگ اور سپلائی کی فرق کو کم کیا جاسکے-

6. فیکلٹی کا فروغ:
ہندوستان میں مینجمنٹ کی معیاری تعلیم کے پائیدار فروغ میں ایک بڑی رکاوٹ مناسب اور باصلاحیت فیکلٹی یعنی اساتذہ کی عدم دستیابی ہے- فیکلٹی کے فروغ کے لیے ایک خود مختار، مالی اعتبار سے مستحکم اور تعلیمی اعتبار سے قابل بھروسہ ادارہ قائم کیا جانا چاہیے جس کو مینجمنٹ کے ممتاز اداروں، صنعت اور حکومت کی سرگرم حمایت حاصل ہو- تمام زمروں کا احاطہ کرنے والے نصاب کے لیے بھی معیار قائم کرنے کی ضرورت ہے- ایم ای ای فیکلٹی کی تربیت، کانفرنسوں، صنعتوں میں سرگرم شرکت اور نصاب پر نظرثانی

7. مشاورت:
قومی علمی کمیشن کی سفارش ہے کہ مینجمنٹ کے شعبے میں بہترین کارکردگی حاصل کرنے کے لیے مینجمنٹ کے تمام ممتاز ادارے تین سے چار ایم ای ای اداروں کی ذمہ داری لیں تا کہ انکے معیار کو بہتر بنایا جا سکے۔ اس کے لیے فنڈز اور طریقہ کار کا معاملہ اداروں کے درمیان باہمی طور پر طے کیا جاسکتا ہے۔

8. نئے ادارے:
ہمیں مینجمنٹ کے نئے اداروں کی ایک ایسی لہر کی ضرورت ہے جو صنعت، قیادت اور جدت پر توجہ مرکوز کریں۔ یہ ادارے محفوظ ماحول میں کام کرنے کی ایسے اداروں سے جڑی روایت کے بغیر ہندوستان کو عالمی سطح پر لے جانے کے قابل ہوسکیں گے۔ ان اداروں کو نئے معیار قائم کرنے چاھیں اور دیگر ایم ای ای کے لیے جو عالمی مارکیٹ میں لیڈر بننا چاہتے ہں، ایک مثالی ماڈل بننا چاہیے۔ ہندوستانی صنعتوں/کمپنیوں کو بہترین کارکردگی والے خود اپنے طور پر یا بیرونی یونیورسٹیوں کے اشتراک سے مینجمنٹ کے ادارے قائم کرنے کے لیے مراعا ت دیے جانے کی ضرورت ہے۔ ہم نامور بیرونی یونیورسٹیوں کو اس شعبے میں آنے کی اجازت دینے پر غور کرسکتے ہیں۔ جن کے لیے پرائیویٹ اداروں کے مسا وی ضابطے مقرر کیے جائیں۔

9. خود مختاری:
یونیورسٹیوں میں مینجمنٹ کے شعبوں کے علاوہ مینجمنٹ کے موجودہ تمام اداروں کو آئی آراے ایچ ای کی قائمہ کمیٹی کے ساتھ اندارج کرنا چاہیے اور انھیں ایک آزاد حیثیت فراہم کی جانی چاہیے۔ مرکزی یا ریاستی سرکاروں کی طرف سے قائم کردہ ایم ای ای کی صورت میں حکومت کو بانی کی حیثیت دی جانی چاہیے۔ رجسٹرڈ اداروں کو قائمہ کمیٹی کے صلاح و مشورے کا فائدہ حاصل ہوگا اور خودمختاری سے متعلق دیگر فوائد کے علاوہ رقم حاصل کرنے کے بہتر مواقع حاصل ہوگے۔

10. حکمرانی:
ہم سفارش کرتے ہیں کہ تمام ایم ای ای کے لیے ایک بورڈ آف گورنر ہونا چاہیے جس میں کمپنی قانون کے تحت آزاد ڈائریکٹروں کی طرح 50 فیصد آزاد ڈائریکٹر ہونے چاہیں۔ گورنر کے بورڈ کی توجہ کا اہم مرکز تعلیم اور تحقیق کے معیار کو مسلسل بہتر بنانا ہونا چاہیے۔ اس مقصد کے لیے انھں وسائل/فنڈ کی آمد کو زیادہ سے زیادہ اور اسے بامقصد اور موثر طریقے سے مختص/خرچ کرنا ہوگا۔ بورڈ کو چاہیے کہ وہ نامی رسائل اور دیگر اشاعتوں میں اشاعت کے لیے فیکلٹی کی ہمت افزائی کرے، درس وتدریس پر طلبا سے مسلسل آرا طلب کرے، معیار بہتر بنانے کے لیے ملازمت دینے والوں سے رائے حاصل کرے، فیکٹی کے تجزیہ اور مینجمنٹ نظام کو ادارہ جاتی بنائے اور ہندوستان سے متعلق کیس اسٹڈی تحریر کرنے کے لیے فیکلٹی کی ہمت افزائی کرے۔ سرکاری ایم ای میں ڈائریکٹروں کی تقرری کو حکومت کی براہ راست یا بالواسطے مداخلت سے پاک رکھا جانا چاہیے اور اس کا انحصار تلاش اور ساتھیوں کے فیصلے کی بنیاد پر ہونا چاہیے۔ اسی طرح پرائیویٹ ایم ای کے ڈائریکٹروں کی تقرری کا عمل بھی شفاف انتخابی عمل کی بنیاد پر ہونا چاہیے۔ اس کے ساتھ ان کی تقرری میں کارکردگی اور آزاد بیرونی تجزیہ کے ساتھ جوابدہی کو بھی شامل کیا جانا چاہیے۔

11. میجنمنٹ کی غیر روایتی تعلیم:
تعلیم ، صحت مقامی حکمرانی، کوآپریٹیو اور سول سوسائٹی کی تنظیموں اور دیگر بہت سے شعبوں میں بہتر انتظامیہ کی ضرورت اکثر محسوس کی جاتی ہے۔ لیکن دیہی مینجمنٹ کے اداروں اور جنگلاتی مینجمنٹ کے مواقع کی کمی ایسے پروگراموں کی کامیابی میں رکاوٹ بنتی ہے۔ اس لیے سرکاری مینجمنٹ میں کیرئر قائم کرنے اور بھرتی اور انھیں برقرار رکھنے کے نظام کو منظم کرنے کی ضرورت ہے۔ ان کورسوں کے لیے فیس کا تعین ان کے کمائی کے مواقع کی مناسبت سے کیا جانا چاہیے۔ ہمیں اچھے ایم ای کی ہمت افزائی کرنے کی ضرورت ہے تا کہ وہ آنے والے برسوں میں زرعی تجارت، دیہی بینکنگ، عوامی سہولیات،

مینجمنٹ تعلیم

2025 میں ہندوستان کے تصور کے پیش نظر یہ ضروری ہے کہ مینجمنٹ کی تعلیم کی دنیا میں یکسر تبدیلی پیدا کریں- ہم سمجھتے ہیں کہ ہماری مجوزہ اصلاحات اس کوشش کی سمت پہلا قدم ثابت ہونگی-

بصد احترام شکریہ

سیم پترودا
چئیرمین
قومی علمی کمیشن

نقل برائے:
ڈاکٹرمو نٹیک سنگھ اہلووالیہ، نائب چئیرمین، منصوبہ بندی کمیشن
جناب ارجن سنگھ، وزیر برائے فروغ انسانی وسائل، حکومت ہند

ضمیمہ

مینجمنٹ کی تعلیم کے لیے ورکنگ گروپ کے ارکان

ورکنگ گروپ کے ارکان کے نام مندرجہ ذیل ہیں

1. **جناب پی ایم سنہا (چئیرپرسن)**
   سابق سی ای او پیپسی انڈیا

2. **پروفیسر امیتاوا بوس**
   سابق ڈائریکٹر، آئی آئی ایم، کولکتہ

3. **پروفیسر جاہر ساہا**
   سابق ڈائریکٹر، آئی آئی ایم احمد آباد

4. **پروفیسر کے آر ایس مورتی**
   سابق ڈائریکٹر، آئی آئی ایم، بنگلور

5. **ڈاکٹر نچیکیت مور**
   ڈپٹی مینجنگ ڈائریکٹر، آئی سی آئی سی آئی بینک، ممبی

6. **جناب آر گوپال کرشنن**
   ایگزیکٹیو ڈائریکٹر، ٹاٹا سننز، ممبئی